سوال

(204) زکوۃ میں سونے کا نصاب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سونے کے زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں اس سے پہلے علماء سے یہ سنتے آئے ہیں کہ ساڑھے سات تولہ سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔ اب بعض علماء سے سنا ہے کہ آنحضرتﷺ نے نقدی میں صرف چاندی کی مقدار مقرر کی ہے جو ساڑھے باون تولہ ہے اور ساڑھے سات تولے سونے کی مقدار آنحضرتﷺ نے مقرر نہیں کی، اس لئے اگر کسی کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر سونا ہو تو وہ زکوٰۃ ادا کرے خواہ ایک تولہ ہی کیوں نہ ہو۔

اس لئے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ کون سی بات سر ست ہے، کتنا سونا ہو تو زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے؟ (ایک سائلہ سرفراز کالونی گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ صحیح یہ ہے کہ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور یہ نصاب حسن درجہ کی متعدد احادیث سے ثابت ہے، چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، فَإِذَا كَانَتْ لَكَ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ۔ (رواہ ابوداؤد، نیل الاوطار، باب زکاۃ الذھب والفضۃ جض ۲ ص: ۱۵۶)

وقال السید محمد سابق المصری رواہ احمد وابوداؤد والبیھقی وصحہ البخاری وحسنۃ الحافظ ابن حجر العسقلانی۔ (فقہ السنۃ ض ج ا ص ۲۷۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ جب تیرے پاس دو سو درہم چاندی ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں پانچ درہم زکوۃ ہے اور آپ پر زکوۃ لازم واجب نہیں ہوتی جب تک آپ کے پاس بیس دینار سونا نہ ہو اور اس سونا کو پڑے ہوئے ایک سال نہ گزر جائے، سال گزرنے کے بعد اس میں نصف دینار زکوۃ ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ نِصَابَ الذَّهَبِ عِشْرُونَ دِينَارًا، وَإِلَى ذَلِكَ ذَهَبَ الْأَكْثَرُ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّ نِصَابَهُ أَرْبَعُونَ، وَرُوِيَ عَنْهُ مِثْلُ قَوْلِ الْأَكْثَرِ۔ (نیل الاوطار، ج ۳ ص ۱۵۸)

کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ سونے کا نصاب بیس دینار ہے، اکثر علماء اس طرف گئے ہیں، حسن بصری کے نزدیک چالیس دینار ہے، مگر ان کے دوسرے قول کے مطابق وہ بھی اکثر

علماء کے ساتھ ہیں۔

امام طاؤس رحمہ اللہ کے نزدیک جب سونا دو سو درہم چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس میں زکوۃ واجب ہو جاتی ہے، لیکن درج ذیل حدیث ان کی رائے کی تردید کرتی ہے۔

۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِينَارٍ، وَمِنَ الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا۔ (سنن الدار قطنی: ج ۲ ص ۹۶)

وقال شمس الحق المحدث وفیہ ابراھیم بن اسماعیل بن مجمع قال ابن معین لا شيء قال ابو حاتم یکتب حدیثه ولا یحتج به فانه کثیر الوھم۔ (التعلیق المغنی: ج ۲ ص ۹۲)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیس دینار سونا میں آدھا دینار اور چالیس دیناروں میں سے ایک دینار بطور زکوۃ وصول کرتے۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ, عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا۔ (سنن الدار قطنی: ج ۷ ص ۲۹)

کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ چالیس دینار سونے میں ایک دینار سونا بطور زکوۃ وصول کرو۔

اس حدیث عبداللہ بن شعیب نامی ضعیف ہے، مگر علامہ جمال الدین الحنفی الزیلعی نے اس کی توثیق نقل کی ہے۔ (نصب الرایۃ: ج ۲ ص ۲۶۴)

۴۔ ابن حزم رقم طراز ہیں:

قال جمھور ایجاب الزکوۃ فی عشرین دینارا فاقل۔ (المحلی لابن حزم ج ۲ ص ۶۶ باب زکوۃ الذھب۔

کہ جمہور علمائے امت کے نزدیک سونے کا نصاب بیس دینار، یعنی ۸۷ گرام اور ۴۷۹ ملی گرام ہے۔ جب کسی کے پاس ۸۷ گرام اور ۴۷۹ ملی گرام سونا سال بھر موجود ہے تو اس میں نصف دینار، یعنی ۲ گرام اور ۱۸۷ ملی گرام سونا بطور زکوۃ واجب ہوگا۔

خلاصہ کلام یہ کہ مندرجہ بالا احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوا کہ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور یہی صحیح مذہب ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص563

محدث فتویٰ